



## سوال

خواب کی حقیقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خواب کی حقیقت کیا ہے، نیز اس میں مردوں کے ملنے کا کیا مطلب ہوتا ہے، مثلاً خواب میں مرے ہوئے شخص نے کہا کہ میں تمہیں لینے آیا ہوں وغیرہ۔؟

## جواب

الحجاب بعون الوہاب بشرط صیۃ السوال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خواب ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا خواب مؤمن کے لئے بشارت کا درجہ رکھتا ہے، اس کی تعبیر کسی سمجھ دار، نیک آدمی سے معلوم کرنی چاہئے جو فنی تعبیر کا ماہر ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: ”الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيَا الصَّالِحِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مَنَامٍ حَدَّثَ الْمَرْءُ نَفْسَهُ“ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: اچھے خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں۔ بعض خواب شیطان کی طرف سے پریشان کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور بعض خواب انسانی نفس کی گفتگو پر مبنی ہوتے ہیں۔ اہل علم نے خواب کی حقیقت کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ انسان کبھی نیند کی حالت میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو بیداری اور جاگنے کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔ عرف عام میں اس کو خواب کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خواب میں روح جسم سے نکل کر عالم علوی اور عالم سفلی میں سیر کرتی ہے جو جاگنے میں نہیں دیکھ سکتی وہ دیکھتی ہے۔ اسے جس روحانی کہنا چاہیے، جس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہو سکتی ہے اور جس روحانی حاضر و غائب دونوں کا ادراک و احساس کرتی ہے، اس لئے خواب میں ایسے احوال و کیفیات مشاہدہ میں آتی ہیں جن سے خود خواب دیکھنے والے کو بڑی حیرت ہوتی ہے، کبھی مسرت انگیز اور کبھی خوفناک تصویریں ذہن میں ابھرتی ہیں اور بیداری کے ساتھ ہی یہ تمام کہانی یکتخت مٹ جاتی ہے۔ قرآن کے متعدد مقامات میں مختلف نوعیتوں سے خواب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور احادیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کا وجود حق ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ دیگر افراد کا خواب اگرچہ حجت شرعی نہیں تاہم یہ فیضان الوہیت اور برکات نبوت سے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لہذا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس سے مراد علم نبوت ہے یعنی روایہ صالحہ علم نبوت کے اجزاء اور حصوں میں سے ایک جزو حصہ ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) غور کیا جائے تو اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور ہتر خواب کی فضیلت و منقبت بیان فرمائی ہے اور اسے نبوت کا پرتو قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: پہلی قسم نفس کا خیال ہے، یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب مشکل ہو کر نظر آتی ہیں، مثلاً ایک شخص اپنے پیشہ ور روزگار میں مصروف رہتا ہے اور اس کا ذہن و خیال ان ہی باتوں کی فکر اور ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے جو اس کے پیشہ ور روزگار سے متعلق ہیں تو خواب میں اس کو وہی چیزیں نظر آتی ہیں، یا ایک شخص اپنے محبوب کے خیال میں مگن رہتا ہے اور اس کے ذہن پر ہر وقت اسی محبوب کا سایہ رہتا ہے تو اس کے خواب کی دنیا پر بھی وہی محبوب چھایا رہتا ہے۔ غرض کہ عالم بیداری میں جس شخص کے ذہن و خیال پر جو چیز زیادہ چھائی رہتی ہے، وہی اس کو خواب میں نظر آتی ہے۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔ دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے، یہ خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پرتو ہوتا ہے۔ شیطان بچوں کو ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ جس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو چین نہیں لینے دیتا۔ چنانچہ وہ انسان کو خواب میں پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے۔ کبھی تو وہ کسی ڈراؤنی شکل و صورت میں نظر آتا ہے جس سے خواب دیکھنے والا انتہائی خوفزدہ ہو جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھاتا ہے جس میں سونے والے کو اپنی زندگی جاتی نظر آتی ہے جیسے وہ دیکھتا ہے کہ میرا سر قلم ہو گیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواب میں احتلام کا ہونا کہ جو موجب غسل ہوتا ہے اور بسا اوقات اس کی وجہ سے نماز فوت یا قضا ہو جاتی



ہے اسی شیطانی اثرات کا کرشمہ ہوتا ہے۔ پہلی قسم کی طرح یہ بھی بے اعتبار اور ناقابلِ تعبیر ہوتی ہے۔ اسی طرح کے ڈراؤنے اور برے خواب سے حفاظت کے لیے حدیث میں اس دعا کی ہدایت دی گئی ہے۔ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّانِيَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعَذَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونَ.“ (البوداؤد وترمذی) ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات ثانیات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس و اثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔“ خواب کی تیسری قسم وہ ہے جس کو منجانب اللہ بشارت کہا گیا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے خواب میں بشارت دیتا ہے اور اس کے قلب کے آئینہ میں بطور اشارات و علامات ان چیزوں کو مشکل کر کے دکھاتا ہے جو آئندہ وقوع پذیر ہونے والی ہوتی ہے یا جن کا تعلق مومن کی روحانی و قلبی بالیدگی و طمانیت سے ہوتا ہے وہ بندہ خوش ہو اور طلب حق میں تروتازگی محسوس کرے، نیز حق تعالیٰ سے حسن اعتقاد و اور امید آوری رکھے، خواب کی یہی وہ قسم ہے جو لائق اعتبار اور قابلِ تعبیر ہے اور جس کی فضیلت و تعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ لہذا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہوتی ہے کہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسن سلوک اور امید آوری کا باعث اور شکر خداوندی میں اضافہ کا موجب ہے اور بران خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے یعنی برے خواب سے انسان فطری طور پر پریشان اور ننگین ہوتا ہے جس سے شیطان بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جو شخص برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے اس کو چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھنکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کر دے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت سو رہا تھا۔ (مشکوٰۃ: ۳۹۴) دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اس طرح کا خواب دیکھے تو اس طرف توجہ نہ دے اور نہ اس کو کسی دشمن یا دوست کے پاس بیان کرے، اللہ کی پناہ مانگنے اور تین بار تھنکارنے سے انشاء اللہ وہ اس برے خواب کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا۔ ایسا خواب کسی دشمن یا دوست کے سامنے بیان نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سننے والا خواب کی ظاہری حالت کے پیش نظر جب خراب تعبیر دے گا تو اس کی وجہ سے فاسد وہم میں مبتلا ہونا لازم آئے گا۔ دل و دماغ میں مختلف قسم کے اندیشے، وسوسے اور مختلف اوہام و خیالات پیدا ہوں گے جن سے وہ شخص پریشان ہوگا اور خواہ مخواہ اس کا سکون و چین متاثر ہوگا، اسی کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ سننے والے شخص نے جس خراب تعبیر کی نشاندہی کی ہے وہ واقع ہو جائے۔ اس لیے کہ خواب کے وقوع پذیر ہونے میں خواب کو ایک خاص تاثر حاصل ہے کہ خواب سننے والا جو تعبیر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسا ہی وقوع پذیر ہو جاتا ہے، چنانچہ المورزبن عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہی علی رجل طائر ما لم يحدث بها فاذ احدث بها وقعت“ (مشکوٰۃ: ۳۹۶) ”خواب کو جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے اور جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے“ علی رجل طائر“ یعنی پرندہ کے پاؤں پر ہونا دراصل عربی کا ایک محاورہ ہے جو اہل عرب کسی ایسے معاملہ اور کسی ایسی چیز کے بارے میں استعمال کرتے ہیں جن کو قرار و شبہات نہ ہو، مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ عام طور پر کسی ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہتا بلکہ اڑتا اور حرکت کرتا رہتا ہے اور جو چیز اس کے پیروں پر ہوتی ہے وہ بھی کسی ایک جگہ قرار نہیں پاتی بلکہ ادنیٰ سی حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح یہ معاملہ اور یہ چیز بھی کسی ایک جگہ پر قائم و ثابت نہیں رہتی لہذا فرمایا گیا ہے کہ خواب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ جب تک اس کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا جاتا اور اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا جاتا ہے اس وقت تک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ وہ واقع ہوتا ہے لیکن جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے اور جوں ہی اس کی تعبیر دی جاتی ہے وہ اسی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ اس لیے کسی کے سامنے اس طرح کے خواب کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔ لہذا خواب میں اگرچہ ناخوشگوار باتوں کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا تاہم اسے بھی کسی جاہل، دشمن اور نا اہل کے پاس بیان نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے غلط تعبیر بتانے کے سبب خواب کا رخ بدل سکتا ہے، البتہ اہل علم، تعبیر خواب کے ماہر اور دانادوستوں سے بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ برصغیر کے مایہ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لہجے اور ہنر خواب کی درج ذیل ۹ صورتیں بیان کی ہیں: (۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔ (۲) جنت یا جہنم کو خواب میں دیکھنا۔ (۳) نیک بندوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔ (۴) مقاماتِ قبر کے جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔ (۵) آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس نے دیکھا ہے مثلاً دیکھا کہ ایک حاملہ کو لڑکا پیدا ہوا پھر واقعی لڑکا پیدا ہوا۔ (۶) گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔ (۷) کوئی ایسا خواب دیکھنا جو کوئی ماہی پر آگاہ کرے مثلاً خواب دیکھا کہ کتا اس کو کاٹ رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ غصیلا ہے، اپنا غصہ کم کرے۔ (۸) انوار اور ستارے کھانوں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پنا۔ (۹) ملائکہ کو خواب میں دیکھنا۔ (۱۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أصدق الرؤيا بالأسفار“ (ترمذی) ”یعنی رات کے آخری حصے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ پچھلا پھر عام طور پر دل و دماغ کے سکون کا وقت ہوتا ہے، اس وقت نہ صرف یہ کہ خاطر جمعی حاصل رہتی ہے بلکہ وہ نزولِ ملائکہ، سعادت اور قبولیت دعا کا بھی وقت ہے۔ اس لیے اس وقت کا دیکھا ہوا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے تاہم کسی خواب کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ خواب سچا ہے اور اس کا وقوع یقینی ہے۔ اس لیے کہ لہذا خواب اللہ کی طرف سے محض ایک رہنمائی ہوتی ہے کوئی حجت شرعی نہیں۔ خواب میں دیکھی ہوئی چیز جب واقع ہو جائے تو اس کے متعلق یقین ہو جائے گا کہ خواب سچا تھا،



لیکن یاد رہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کا کوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (مشکوٰۃ: ۳۹۴) غلط خواب کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے یہ اسی کی کارستانی ہے کہ مختلف غلط اور جھوٹے خیالات و اوہام دل و دماغ میں پیدا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تصویر و شبابت پر شیطان حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جس نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا درحقیقت اس نے آپ کا ہی مشاہدہ کیا ہے اور یہ خواب دیکھنے والے کے تقویٰ، بزرگی اور قربت الہی کی دلیل ہے کہ اس کے کسی عمل سے خوش ہو کر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی کا دیدار کرایا ہے۔ البتہ اہل تحقیق اور اصحاب نظر نے اس میں کلام کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا کب معتبر ہوگا۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ اور صورت احادیث میں بیان کی گئی ہے اسی صورت کیسا تو اگر دیکھا جائے تو یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ گویا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سیرین جو تعبیر فن کے امام تھے، ان کے پاس اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے متعلق اپنا خواب بیان کرتا تو آپ ان سے دیکھے ہوئے حلیہ اور شکل و صورت کے بارے میں سوال کرتے اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان نہ کر پاتا تو اس سے کہتے کہ جگ جاؤ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں نہیں دیکھا ہے۔ اس بارے میں شارح مسلم حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے بہر صورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواہ اس نے اس مخصوص صورت و حلیہ میں دیکھا ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے یا کسی اور شکل و شبابت میں دیکھا ہو کیوں کہ شکل و شبابت کا مختلف ہونا ذات کے مختلف ہونے کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ شکل و شبابت میں اختلاف و تفاوت کا تعلق خواب دیکھنے والے کے ایمان کے کمال و نقصان سے بھی ہو سکتا ہے یعنی جس شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی شکل و صورت میں دیکھا۔ یہ اس کے ایمان کا کامل اور عقیدے کے صالح ہونے کی علامت قرار پائے گا اور جس شخص نے اس کے برخلاف دیکھا یہ اس کے ایمان کی کمزوری اور عقیدے کے فساد کی علامت قرار پائے گی۔ اسی طرح ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا دیکھا، ایک شخص نے جوان دیکھا، ایک شخص نے رضامند دیکھا، ایک شخص نے خنکی کے عالم میں دیکھا، ایک شخص نے روتے ہوئے دیکھا، ایک شخص نے شاد و خوش دیکھا اور ایک شخص نے ناخوش دیکھا تو یہ ساری حالتیں خواب دیکھنے والے کے ایمانی احوال کے فرق و تفاوت پر مبنی ہوں گی کہ جو شخص جس درجہ کے ایمان کا حامل ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی درجہ کی مثالی صورت میں دیکھے گا۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا گویا اپنے احوال ایمانی کو پہچاننے کا معیار ہے۔ لہذا یہ چیز سالکین طریقت کے لیے ایک مفید ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے باطن کی حالت کو پہچان کر اس کی اصلاح کریں۔ (مظاہر حق جدید، ۵/۳۱) اس حدیث کے تحت اہل تحقیق نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس شخص پر وہ احکام عائد ہوں جو واقعتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار و صحبت کی صورت میں ہوتے ہیں یعنی نہ تو ایسے شخص کو صحابی کہا جائے گا اور نہ اس چیز پر عمل کرنا اس کے لیے ضروری ہوگا جس کو اس نے اپنے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا۔ بہر حال اس انسان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا جس نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کم سے کم خواب میں ہی دیدار کیا ہو۔ یہ اس کے لیے عظیم نعمت اور بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ اسی طرح دوسرے اچھے اور بہتر خواب کا دیکھنا بھی خوش آئند بات ہے اسے اللہ کی طرف سے اچھی خبر سمجھنا چاہیے جو انسان کے دل و دماغ کو فطری طور پر خوش کر دیتی ہے۔ ہذا عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث